وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ

اور انکو حکم یہی ہوا کہ عبادت کریں اللہ کی ، نری (خالص) کر کر اسکے واسطے بندگی ۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عما الدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

البَيِّنَةُ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تعارف سورت:

جب یہ سورۃ اتری تو حضرت جبرئیلؑ نے آنحضرتؐ سے فرمایا کہ اللہ کا آپ کو حکم ہوا ہے کہ یہ سورۃ (حضرت) ابی کو سنائیں ۔ حضور نے حضرت ابیؓ سے اسکا ذکر کیا تو حضرت ابیؓ نے فرمایا رسول اللہؐ! کیا وہاں میرا ذکر کیا گیا؟ آپ نے فرمایا ہاں ۔ تو حضرت ابیؓ رو پڑے ۔ مسند احمد

مسند ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابیؓ نے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہؐ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا؟ یہ حدیث بخاری، مسلم، ترمذی اور نسائی میں بھی ہے ۔

مسند کی ایک اور روایت میں ہے کہ جس وقت حضرت ابیؓ نے یہ واقعہ بیان کیا اس وقت عبدالرحمٰن بن ابزیؓ نے کہا کہ پھر تو تم اے ابو منذر بہت خوش ہوئے ہوگے۔ کہا ہاں خوش کیوں نہ ہوتا اللہ خود فرماتا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُواْ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ

(10:58)

کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ساتھ لوگ خوش ہوا کریں یہ انکے جمع کیے ہوئے سے بہت ہی بہتر ہے۔

یہ یاد رہے کہ حضورؐ کا اس سورت کو حضرت ابیؓ کے سامنے پڑھنا یہ انکی ثابت قدمی اور انکے ایمان کی زیادتی کے لیے تھا۔

مسند احمدؒ ابوداوٗدؒ نسائی اور مسلم میں ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت سن کر حضرت ابیؓ بگڑ بیٹھے تھے کیونکہ انہوں نے جس طرح اس سورت کو آنحضرتؐ سے سیکھا تھا حضرت عبداللہؓ نے اسی طرح نہیں پڑھا تھا' تو غصے میں آ کر انہیں لے کر خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے ان دونوں سے قرآن سنا۔

اس نے اپنے طریقے پر اس نے اپنے طور پر پڑھا۔ آپؐ نے فرمایا دونوں نے درست پڑھا ہے۔

حضرت ابیؓ فرماتے ہیں میں تو اس قدر شک و شبہ میں پڑھ گیا کہ جاہلیت کے زمانہ کا شک سامنے آ گیا۔ آپؐ نے یہ حالت دیکھ کر میرے سینے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا' جس سے میں پسینوں پسینے ہوگیا اور اس قدر مجھ پر ڈر خوف طاری ہوا کہ گویا میں اللہ تعالیٰ کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہوں' پھر آپؐ نے فرمایا:

سن جبرئیل میرے پاس آئے اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ قرآن ایک ہی قرأت پر اپنی امت کو پڑھاؤ۔ میں نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے عفو درگزر اور بخشش و مغفرت چاہتا ہوں' پھر مجھے دو طرح کی قرأتوں کی اجازت ہوئی لیکن پھر بھی زیادتی طلب کرتا رہا یہاں تک کہ سات قرأتوں کی اجازت ملی۔

یہ حدیث بہت سی سندوں اور مختلف الفاظ سے تفسیر کے شروع میں پوری طرح بیان ہو چکی ہے۔ اب جبکہ یہ مبارک سورت نازل ہوئی اور اس میں آیت

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ

بھی نازل ہوئی۔ اس لیے حضورؐ کو حکم ہوا کہ بطور پہنچا دینے کے اور ثابت قدمی عطا فرمانے کے اور آگاہی کرنے کے پڑھ کر حضرت ابیؓ کو سنا دیں۔ کسی کو یہ خیال نہ رہے کہ بطور سیکھنے کے اور یاد رہنے کے آپؐ نے یہ سورت انکے پاس تلاوت کی تھی۔

پس جس طرح آپؐ نے حضرت ابیؓ کے اس دن کے شک و شبہ کو دفع کرنے کے لیے جو انہیں مختلف قرأتوں کو حضورؐ کے جائز رکھنے پر پیدا ہوا تھا انکے سامنے یہ سورت تلاوت کر کے سنائی' ٹھیک اسی طرح حضرت عمر بن خطابؓ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے بھی حدیبیہ والے سال صلح کے معاملے پر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے بہت سے سوالات حضورؐ سے کیے تھے' جن میں ایک یہ بھی تھا کہ کیا آپؐ نے ہمیں یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم بیت اللہ میں جائیں گے اور طواف کریں گے؟

آپؐ نے فرمایا ہاں یہ تو ضرور کہا تھا لیکن یہ نہیں کہا تھا کہ اسی سال یہ ہوگا' یقیناً وہ وقت آرہا ہے کہ تو وہاں پہنچے گا اور طواف کرے گا۔ اب حدیبیہ سے لوٹتے ہوئے سورۂ فتح نازل ہوئی تو آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ کو بلوایا اور یہ سورت پڑھ کر سنائی جس میں یہ آیت بھی ہے

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِن شَاء اللَّهُ آمِنِينَ (48:27)

اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دکھایا یقیناً تمہارا داخلہ مسجد حرام میں امن وامان کے ساتھ ہوگا۔

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ (۱)

اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ انکے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے

اہل کتاب کے پاس دلیل آگئی:

اہل کتاب سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں' اور مشرکین سے مراد بت پوج عرب اور آتش پرست عجمی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ لوگ بغیر دلیل کے آجانے کے باز رہنے والے نہ تھے۔

رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُو صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (۲)

(وہ دلیل یہ تھی کہ) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول جو پاک صحیفے پڑھے

پھر بتلایا کہ وہ دلیل اللہ کے رسول محمدؐ ہیں جو پاک صحیفے یعنی قرآن کریم پڑھ کر سناتے ہیں جو اعلیٰ فرشتوں نے پاک ورقوں میں لکھا ہوا ہے۔ جیسے اور جگہ ہے

فِى صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ - مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ - بِأَيْدِى سَفَرَةٍ - كِرَامٍ بَرَرَةٍ (16-80:13)

وہ نامی گرامی بلند و بالا پاک صاف ورقوں میں پاکباز نیکوکار بزرگ فرشتوں کے ہاتھوں لکھے ہوئے ہیں

فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (۳)

جن میں صحیح اور درست احکام ہوں

ارشاد فرمایا کہ ان پاک صحیفوں میں اللہ کی لکھی ہوئی باتیں عدل و استقامت والی موجود ہیں جنکے اللہ کی جانب سے ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں' نہ ان میں کوئی خطا اور غلطی ہوئی ہے۔

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ وہ رسول محمدؐ کے ساتھ قرآنی وعظ فرماتے ہیں اور اسکی اچھی تعریفیں بیان فرماتے ہیں۔

ابن زیدؒ فرماتے ہیں کہ ان صحیفوں میں کتابیں ہیں استقامت اور عدل وانصاف والی۔

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِن بَعْدِ مَا جَاءتْهُمُ الْبَيِّنَةُ (٤)

اہل کتاب اپنے پاس ظاہر دلیل کے آ جانے کے بعد ہی اختلاف میں پڑ کر متفرق ہو گئے

ارشاد فرمایا کہ اگلی کتابوں والے اللہ کی حجتیں قائم ہو چکنے اور دلیلیں آ جانے کے بعد کلام الٰہی کی مراد میں اختلاف کرنے لگے اور جدا جدا راہوں میں بٹ گئے جیسے کہ ایک حدیث میں ہے جو مختلف طریقوں سے مروی ہے کہ یہودیوں کے اکہتر فرقے ہو گئے اور نصرانیوں کے بہتر اور اس اُمت کے تہتر فرقے ہو جائیں گے۔ سوا ایک کے سب جہنم میں جائیں گے۔

لوگوں نے پوچھا وہ ایک کون ہے؟

فرمایا وہ جو اس پر ہو جس پر میں اور میرے اصحاب ہیں۔

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ...

انہیں اسکے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ صرف اللہ کی عبادت کریں اسی کے لیے دین کو خالص رکھیں

ارشاد فرمایا کہ انہیں صرف اتنا ہی حکم تھا کہ خلوص اور اخلاص کے ساتھ صرف اپنے سچے معبود کی عبادت میں لگے رہیں' جیسے اور جگہ فرمایا:

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلاَّ نُوحِى إِلَيْهِ أَنَّهُ لا إِلَـهَ إِلاَّ أَنَاْ فَاعْبُدُونِ **(21:25)**

تجھ سے پہلے بھی ہم نے جتنے رسول بھیجے سب کی طرف یہی وحی کی کہ میرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تم سب صرف میری ہی عبادت کرتے رہو۔

اسی لیے یہاں بھی فرمایا ہے کہ یکسو ہو کر یعنی شرک سے دور اور توحید میں مشغول ہو کر' جیسے اور جگہ ہے:

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِى كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولاً أَنِ اعْبُدُواْ اللَّهَ وَاجْتَنِبُواْ الْطَّـغُوتَ **(16:36)**

ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت سے بچو۔

حُنَفَاء وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ

ابراہیم حنیف کے دین پر اور نماز کو قائم رکھیں اور زکوۃ دیتے رہیں

وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ (٥)

یہی دین درست اور مضبوط ہے۔

ارشاد فرمایا کہ نمازوں کو قائم کریں جو کہ بدن کی تمام عبادتوں میں سب سے اعلٰی عبادت ہے اور زکوۃ دیتے رہیں' یعنی فقیروں اور محتاجوں کے ساتھ سلوک کرتے رہیں۔ یہی دین مضبوط سیدھا درست عدل والا اور عمدگی والا ہے۔

بہت سے آئمہ کرامؒ جیسے امام زہریؒ امام شافعیؒ نے اس آیت سے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ اعمال ایمان میں داخل ہیں کیونکہ ان آیتوں میں اللہ تعالٰی کی خلوص اور یکسوئی کے ساتھ کی عبادت اور نماز و زکوۃ کو دین فرمایا گیا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا

بے شک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین وہ دوزخ کی آگ میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

أُوْلَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (٦)

یہ لوگ بدترین خلائق ہیں

کفار کا انجام:

اللہ تعالٰی کافروں کا انجام بیان فرماتا ہے وہ کافر خواہ یہود و نصاریٰ ہوں یا مشرکین عرب و عجم ہوں جو بھی انبیاء اللہ کے مخالف ہوں اور کتاب اللہ کے جھٹلانے والے ہوں وہ قیامت کے دن جہنم کی آگ میں ڈال دیئے جائیں گے اور اسی میں پڑے رہیں گے۔ نہ وہاں سے نکلیں گے نہ چھوٹیں' یہ لوگ تمام مخلوق سے بدتر اور کمتر ہیں۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (٧)

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں

اللہ تعالٰی اپنے نیک بندوں کے انجام کی خبر دیتا ہے کہ جنکے دلوں میں ایمان ہے اور جو اپنے جسموں سے سنت کی بجا آوری میں رہا کرتے ہیں کہ یہ ساری مخلوق سے بہتر اور بزرگ ہیں۔

اس آیت سے حضرت ابو ہریرہؓ اور علمائے کرام کی ایک جماعت نے استدلال کیا ہے کہ ایمان والے انسان فرشتوں سے بھی افضل ہیں۔

جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا...

انکا بدلہ انکے رب کے پاس ہیشگی والی جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں ہمیشہ رہیں گے۔

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ انکا نیک بدلہ انکے رب کے پاس ان ہیشگی والی جنتوں کی صورت میں ہے جن کے چپے چپے پر پاک صاف پانی کی نہریں بہہ رہی ہیں جن میں دوام اور ہیشگی کی زندگی کے ساتھ رہیں گے نہ وہاں سے نکالے جائیں گے نہ وہ نعمتیں ان سے جدا ہوں' نہ کم ہوں نہ اور کوئی کھٹکا ہے نہ غم۔

رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

اللہ تعالٰی ان سے خوش رہے گا اور یہ اس سے

پھر ان سب سے بڑھ چڑھ کر نعمت و رحمت یہ ہے کہ رضائے رب مرضی مولا انہیں حاصل ہوگئی ہے اور انہیں اسقدر نعمتیں جناب باری تعالٰی نے عطا فرمائی ہیں کہ یہ بھی تہ دل راضی ہوگئے۔

ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ (٨)

یہ ہے اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ یہ بہترین بدلہ یہ جزائے جزیل یہ اجر عظیم دنیا میں اللہ سے ڈرتے رہنے کا عوض ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ڈر ہو' جسکی عبادت میں اخلاص ہو جو جانتا ہو کہ اللہ کی اس پر نظریں ہیں' بلکہ عبادت کے وقت اس مشغولی اور دلچسپی سے عبادت کر رہا ہوں کہ گویا وہ خود اپنی آنکھوں سے اپنے خالق مالک سچے رب اور حقیقی اللہ کو دیکھ رہا ہے۔

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بہتر شخص کون ہے؟

لوگوں نے کہا ضرور۔

فرمایا وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہے کہ کب جہاد کی آواز اُٹھے اور کب میں کود کر اسکی پیٹھ پر سوار ہو جاؤں' اور کڑکڑاتا ہوا دشمن کی فوج میں گھسوں اور داد شجاعت دوں۔

لو میں تمہیں ایک اور بہترین مخلوق کی خبر دوں' وہ شخص جو اپنی بکریوں کے ریوڑ میں ہے نہ نماز کو چھوڑتا ہے نہ زکوٰۃ سے جی چراتا ہے۔
آؤ اب میں بدترین مخلوق بتاؤں وہ شخص کہ اللہ تعالٰی کے نام سے سوال کرے اور پھر نہ دیا جائے۔

✱✱✱✱✱✱✱✱✱✱

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com